السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھے گا، وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہ ہو گا

ابو زهير عمارہ بن رؤیبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھے گا، وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہ ہو گا“۔ جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو بدر کامل تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے، جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور تمھیں اس کے دیدار میں مطلق تکلیف نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر ہو سکے، تو سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ کرو۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:"پس آپ ﷺ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی، جو چودھویں رات کا تھا“۔

[یہ حدیث اپنی دونوں روایات کے اعتبار سے صحیح ہے] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے]

عمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم: ”وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہ ہوگا“ یعنی اس کو کبھی عذاب نہیں دیا جائے گا یا یہ کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہیں رہے گا، "جو آفتاب کے طلوع اور غروب سے قبل نماز ادا کرے" یعنی فجر اور عصر کی نمازوں کی ادائیگی پر ہمیشگی و مستقل مزاجی اختیار کرے؛ کیوں کہ صبح کے وقت انسان میٹھی نیند میں ہوتا ہے اور عصر کے وقت دن بھر کے کاموں ،اپنی تجارتی مصروفیات اور شام کے کھانے کی تیاری میں مشغول ہوتا ہے۔ اس عمل کی پابندی سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ بندہ مومن کا نفس سستی و کاہلی سے پاک اور عبادت کی محبت سے سرشار ہے۔ اس عبادت کی بجا آوری کا لازمہ یہ ہے کہ وہ دیگر پانچوں نمازوں کو ادا کرتا ہی ہوگا، جب وہ ان دونوں نمازوں کی حفاظت کرلیتا ہے، تو بدرجہ اولی دیگر نمازوں پر استقامت اختیار کرنے والا ہوگا۔ اور جس کا معاملہ یوں ہوگا، اس سے اسی بات کی توقع کی جاتی ہے کہ اس کی ذات سے کسی چھوٹے بڑے گناہ کا صدور نہ ہوگا، اگر کسی گناہ کا ارتکاب کر بھی بیٹھا، تو توبہ و استغفار کو اپناتا ہوگا۔ اس طرح یہ نمازیں اور توبہ و استغفار، اللہ تعالیٰ کے حقوق سے متعلق تمام چھوٹے گناہوں کا کفارہ ہوجائیں گے بطور ثواب کے جن پر یہ مداومت کرتا تھا، چنانچہ وہ کبھی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ واللہ اعلم دوسری روایت میں جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنهم، نبی ﷺ کے ہم راہ تھے کہ آپ ﷺ نے چودھویں رات کے کامل چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا:”تم عن قریب اپنے پروردگار کا دیدار اسی طرح کروگے، جس طرح اس چاند کا مشاہدہ کر رہے ہو“ یعنی قیامت کے روز مؤمنین، جنت میں اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھیں گے، جس طرح دنیا میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات، چاند کی طرح ہے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ جیسی کوئی چیز نہیں، بلکہ وہ سب سے زیادہ عظیم اور صاحب جلال ہے۔ یہاں ایک رؤیت کی دوسری رؤیت سے تشبیہ مقصود ہے۔کہ جس طرح ہم چودھویں رات کے چاند کا اپنی حقیقی آنکھوں سے اس طرح مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی رؤیت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہوتا، اسی طرح ہم اپنے پروردگار عز وجل کا دیدار بغیر کسی شک و شبہ کے اس چاند کو اپنی حقیقی آنکھوں سے دیکھنے کی طرح کریں گے۔ ذہن نشیں رہے کہ اہل جنت کے نزدیک سب سے زیادہ لذیذ اور عمدہ ترین نعمت، اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی ہوگا۔ کوئی دوسری شے اس کا متبادل و مساوی نہیں ہوسکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عظیم نعمت ”جس طرح ہم اس چودھویں رات کے چاند کا نظارہ کررہے ہیں، اسی طرح اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے“ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”لہٰذا اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو سکے، تو ایسا ضرور کرو“ اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کو کامل طریقہ سے ادا کرو اور انہیں کامل طریقہ سے ادا کرنے کی صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انہیں باجماعت ادا کیا جائے اور ہو سکے تو اس معاملہ میں سستی و کوتاہی کو غالب آنے نہ دیا جائے۔ اس حدیث میں

اس بات کی دلیل ہے کہ نماز فجر اور نماز عصر کی محافظت اور ان کی ادائیگی میں استقامت کے سبب، اللہ عز وجل کا دیدار نصیب ہوگا۔

https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6215